حافظہ عائشہ صدیقہ
پی ایچ ڈی سکالر، اہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
پروفیسر ڈاکٹر محمد ارشد اویسی
صدر شعبہ اردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

Hafiza Ayesha Siddiqa
Ph.D. Scholar, Lahore Garrison University, Lahore

Prof. Dr. Muhammad Arshad Ovaisi
Chairperson Urdu, Lahore Garrison University, Lahore

آتش کے آتشی رنگ۔ایک مطالعہ

Irascible Colours of Aatish's poetry----A review

Abstract: Colour plays an important role in our life. They have various impacts upon the mode and the nature of the human being. They have psychological effects on changing the behavior. The splendor of this world is due to these beautiful colours. These colours shine so beautifully and brightly in Aatish's poetry that enhances the effect of his poetry. Aatish seems to well aware about the usage, and the proportion of these colour. These colours embellish the beauty of the words.in this article an attempt has been made to give a brief view about the colours present in Aatish's poetry, their effects, their symbolic use and composition of Aatish's poetry with the blend of these colour.

Key words: colours, nature, composition, impacts, enhance, nature, endure, blend, embellish.

رنگ ہماری زندگی میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ان رنگوں کی رنگینیوں کے باعث ہی ہمیں اس جہانِ آب و گل میں اتنی دلفریب رونقیں نظر آتی ہیں۔رنگ نہ صرف ہمارے ذوقِ جمالیات کو محظوظ کرتے ہیں بلکہ یہ مختلف علامتوں کا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ ہمارے احساسات وجذبات ان رنگوں کے ذریعے بخوبی ترجمانی پاتے ہیں۔رنگوں کی دنیا جتنی حسین ہے اتنی ہی متنوع خصوصیات کی حامل بھی ہے۔ان ہی کی بدولت ، فطرت ایسے حسین رنگوں سے مزین ہے، جن کے حسن وجمال اور اثر آفرینی کو بیان کرنا کسی بھی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ہر ذی روح اپنی بالیدگیِ فکر اور ذوقِ نظر کے مطابق ان رنگوں کی سحر انگیزی سے حظ اٹھاتا ہے۔رنگ صرف نشان ہی نہیں بلکہ کیفیت بھی ہے اور احساس بھی۔ان میں شدت بھی ہے اور حدت بھی، راحت بھی ہے اور چاہت بھی، سنگینی بھی ہے اور رنگینی بھی۔

ہمارا ادب ان رنگوں کی صنعت کاری سے بھرا پڑا ہے۔ادیبوں اور شعرا نے اپنی جمالیاتی حس کو بروئے کار لاتے ہوئے ان رنگوں کو نو بہ نو انداز میں پیش کر کے اپنی وسیع النظری کا ثبوت دیا ہے اور اپنی قادر الکلامی کے ذریعے سے ان رنگوں کو امنگوں سے آہنگ کر کے جدت وندرت کے ساتھ زینت قرطاس بنایا ہے۔لغات میں رنگ کے متعدد معنی ملتے ہیں۔فرہنگ تلفظ کے مطابق انسانی آنکھ سے شناخت ہونے والی مختلف طول کی نوری لہریں جو روشنی کی کرن کے تجزیے سے سات نظر آتی ہیں جنھیں رنگ یا لون کہتے ہیں۔(مجازاً) طرز، روش، مزاج، حال، کیفیت، اسلوب کو بھی رنگ کہتے ہیں۔(۱)

فرہنگ عامرہ میں رنگ کے معنی روپ، رنگت، طریقہ، قاعدہ، خوشی کے ہیں۔(۲) فیروزاللغات میں رنگ کے ۲۹ معنی درج ہیں جبکہ رنگ سے متعلقہ محاورات تقریباً ۶۲ ہیں۔ (۳) جبکہ فرہنگ آصفیہ میں رنگ کے ۲۸ معنی موجود ہیں جن میں سے ایک معنی ناچ، راگ، گانا، کھیل کود کے بھی ہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں رنگ سے متعلق محاورات کا وسیع ذخیرہ ہے جس میں تقریباً ۹۰ محاورات درج ہیں۔(۴)

مہذب اللغات میں رنگ کے ۳۴ معنی درج ہیں جس میں ایک معنی حصہ، قسمت، نصیب، عیب و عار بھی ہے۔ اس میں کم و بیش ۱۲۵ محاورات رنگ کے بارے میں موجود ہیں۔(۵)

درج بالا معانی کی روشنی میں رنگ صرف مخصوص علامت کا نام ہی نہیں بلکہ یہ کیفیت، جذب و احساس، ہستی و سرمستی، عیب و ہنر، خوف و خوشی، طور طریقے کے لیے بھی مستعمل ہے۔ میر انیس نے لفظ رنگ کو اپنے ایک بند میں مختلف چار معنوں میں برتا ہے جن میں دہشت، خوف، تشویش اور طور طریقے شامل ہیں:

آنا تھا کہ کچھ اور ہی لشکر کا ہوا رنگ　　　سینوں میں جگر ہل گئے چہروں سے اڑا رنگ

سب سوچ میں تھے دیکھیے اب ہوتا ہے کیا رنگ　　　بولا کوئی ہے آج لڑائی کا نیا رنگ

لاکھوں ہیں مگر فتح سے دل سرد ہیں سب کے

بے رنگ کئے خوف سے منہ زور ہیں سب کے　　　(۶)

میر انیس کے اس بند سے لفظ "رنگ" کی وسعت مزید سامنے آتی ہے۔ اس کا متناسب استعمال اس کی افادیت اور خصوصیت کو مزید واضح کرتے ہیں۔

رنگ اپنے اندر کشش اور جاذبیت لیے ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی زبان ہوتی ہے۔ ہمارے ادیب اور شعرا کرام اپنے احساسات، جذبات، تجربات و مشاہدات کی رنگوں کی ترتیب سے ایسی پیوند کاری کرتے ہیں کہ دیدہ زیب شاہکار وجود پاتا ہے، جس سے قاری اپنی ذہنی کیفیات کے مطابق مطلب کشید کر کے اپنے جذبات کو نقطہ تطمئن فراہم کرتا ہے۔ شاعری بالخصوص غزل میں مضامین کی رنگارنگی، تشبیہ استعاروں کا خوب صورت استعمال اسے مزید دلفریب بنا دیتا ہے۔ اردو غزل میں رنگوں کا استعمال زمانہ قدیم سے نظر آتا ہے۔ پرسی براون نے اپنی کتاب "انڈین پینٹنگ" میں لکھا ہے کہ سبز رنگ سے دکنی مصوروں نے اپنی تصویروں میں مختلف تاثر پیدا کیے ہیں۔ (۷) رنگوں کے استعاروں سے شعرا نے بڑے بلیغ انداز میں اپنے جذبات و احساسات کی ترجمانی کی ہے۔ ہر شاعر نے ان رنگوں کا خوب صورت استعمال کر کے مختلف چیزوں کو رنگوں کے ذریعے آشکار کیا ہے۔ مصور مجسم تصویر کو برش اور رنگوں کے ذریعے کینوس پر ڈھالتا ہے جب کہ شاعر اپنے تخیل کو لفظوں کے قالب میں ڈھال کر رنگین تصویر بناتا ہے۔ گویا شاعر زیادہ ماہر مصور ہے جو لفظوں سے رنگوں کے پیکر تراشتا ہے۔ اسے لیے برطانوی عالم جمالیات ایڈمنڈ برک کے خیال میں مصوری نقالی ہے اور شاعری اس سے ارفع ہے۔(۸)

آتش کی شاعری بھی انہی خصوصیات کی حامل دکھائی دیتی ہے۔ آتش نے اپنی آتش بیانی سے ان آتشی رنگوں کو یوں لفظوں کا پیراہن پہنایا ہے۔ آتش کے لغوی معنی آگ کے ہیں۔ آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے میں مختلف رنگ رقصاں ہوتے ہیں۔ کبھی وہ سرخی مائل گلابی ہو جاتا ہے کبھی سرخ، کبھی نیلاہٹ ظاہر ہوتی ہے اور کبھی سیاہی مائل دکھائی دیتا ہے۔ آتش کی شاعری بھی اسی طرح مختلف رنگوں کا حسین امتزاج ہے اور کلاسیکی شاعری میں ایک منفرد مقام کی حامل ہے۔ انہوں نے مختلف رنگوں سے چمنِ ادب کو نکھارا ہے اور دیکھنے والوں کو ان رنگوں کے پیراہن سے اپنا گرویدہ بنایا ہے۔ جب گلشن میں جائیں تو تا حد نگاہ ہر طرف خوشنما اور جاذبِ نظر رنگوں کے پھولوں کی خوشنمائی کی کشش اپنے طرف کھینچتی ہے جو ہماری دلبستگی کا سامان کر کے زندگی کے خوشنما رنگوں کی نوید دیتی ہے، اسی طرح آتش کی شاعری بڑی حوصلہ افزا ہے جو امید کا پیغام سناتی اور چہروں پر خوشی کے رنگ بکھیرتی ہے جیسے آسمان پر بارش کے بعد دھنک رنگ بکھرتے دکھائی دیتے ہیں اور لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر کے نشاط کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔

زندگی کی رعنائی وزیبائی رنگوں سے عبارت ہے اور یہی آتش کا کمال ہے کہ اس نے اپنی شاعری کو انسانی فطرت سے مزین کیا ہے۔انسانی فطرت بھی بے شمار رنگوں کی حامل ہے۔ کبھی ہنستی ہے، کبھی روتی ہے، کبھی سسکتی ہے،اور کبھی کھلکھلاتی ہے،یہی وہ رنگ ہیں جن سے آتش نے اپنی شاعری کی آتش بیانی کی ہے۔ہمارے جتنے بھی طور اطوار ہیں یہ سب کسی نہ کسی رنگ سے جڑے ہوئے ہیں۔کہیں صوفیانہ رنگ ہے، کہیں عشق مجازی کا رنگ گہرا ہے اور کہیں عشق حقیقی کا رنگ ابھرا ہے۔ کہیں حزن والم کا رنگ گہرا ہے اور کہیں نشاط کا رنگ ٹھہرا ہے۔اگر زندگی میں یہ رنگ نہ ہوں تو انسان کے اندر دمادم تگ وپو کا ساز ختم ہو جائے۔ہم جب اس حوالے سے میر، درد، آتش، غالب، ناسخ اور دیگر شعرا کا جائزہ لیتے ہیں تو کلاسیکی شعرا میں یہ رنگ اتنے گہرے دکھائی دیتے ہیں کہ ان کی چمک دمک تر و تازگی آج بھی برقرار ہے۔ان کے اندر اتنی جاذبیت اور کشش ہے کہ گزرتے وقت کے ساتھ ماند نہیں پڑ سکیں۔یہی ان کی شاعرانہ عظمت کا راز ہے۔آتش کا رنگ تو ویسے بھی قلندرانہ بھی ہے اور عاشقانہ بھی۔ان کی رنگینی خیالات سے رنگین تصویروں کے خدوخال ابھرتے دکھائی دیتے ہیں۔

عام طور پر رعایت لفظی اور معنی آفرینی آتش کے کلام کی خصوصیات ہیں۔وہ واقعات کی رنگوں کے ذریعے خوب مرقع نگاری کرتے ہیں۔رنگینیِ تخیل سے خدوخال کو مزین کرنے کا ہنر جانتے ہوئے جمالیات کا مظاہرہ بخوبی کرتے ہیں۔حسنِ فطرت کی سچی تصویر کشی میں خوب رنگ بھرتے ہیں اور رنگوں کی آشنائی سے اندازِ دل ربائی پیدا کرتے ہیں۔ان کے ہاں رنگوں سے وابستگی اور اس کے استعمال کے گہرے شعور کا ثبوت جا بجا نظر آتا ہے۔کلیات آتش میں دو مکمل غزلیں "رنگ" کی ردیف میں ہیں (۹)

جس میں رنگوں کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ان کے ہاں رنگ مختلف صورتوں میں رونما ہوتا ہے جن میں خوشی کا رنگ، آس اور یاس کا رنگ، قلندری رنگ، صوفی رنگ، فنا کا رنگ، بقا کا رنگ، چاہت کا رنگ، انا کا رنگ، فضا کا رنگ، زمیں وآسماں کا رنگ جہاں کا رنگ وغیرہ شامل ہیں۔

ان رنگوں کے متنوع استعمال پر آتش قدرتِ کمال رکھتے ہیں۔کلامِ آتش میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ قطار در قطار ان کے سامنے موجود ہوں جن کے استعمال سے ان کی حسنِ فطرت سے وابستگی اور دلبستگی خوب سے خوب تر ہوتی نظر آتی ہے۔رنگین تصاویر کا انبار اور رنگینی مضامین کی بھر مار نظر آتی ہے۔وہ اس امر سے واقف دکھائی دیتے ہیں کہ انسانی آنکھ میں روشنی کے لیے حساس خلیات موجود ہوتے ہیں۔آنکھ میں موجود ریٹنا میں چھ ملین کونز ہوتے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق ان کی مدد سے ایک شخص جو رنگوں کی کل تعداد دیکھنے کے قابل ہوتا ہے وہ تقریباً ۱۰ ملین ہے۔ (۱۰)

جہاں اتنے متنوع رنگوں کی بات ہے وہاں یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ یہ سب رنگ ہمیں صرف روشنی میں نظر آتے ہیں۔روشنی کے وجود سے یہ رنگ نمو پاتے ہیں ورنہ ایک خلا سا ہوتا ہے جسے سیاہ رنگ ڈھانپ لیتا ہے۔ہمارے دماغ میں ان رنگوں کو محسوس کرنے کی جو صلاحیت ہوتی ہے یا جیسی فریکوئینسی آنکھ کی پتلی تک پہنچ پاتی ہے، ہمیں ویسا ہی رنگ دکھائی دیتا ہے۔اشیا روشنی کی لہروں کو جذب یا منعکس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور ہم درحقیقت ان اشیا پر پڑنے والی روشنی کو دیکھتے ہیں جس کے باعث ہم اسے اس شے کا مخصوص رنگ قرار دے دیتے ہیں۔ہمیں تمام چیزیں رنگ دار ہی دکھائی دیتی ہیں کیونکہ سفید روشنی مختلف رنگوں کا مرکب ہے۔اس کا جب تجزیہ کیا جائے تو اس میں وہی سات رنگ نمایاں نظر آتے ہیں جو قوس قزح (دھنک) کے بننے پر ظاہر ہوتے ہیں جن میں سرخ، نارنجی، زرد، سبز، نیلا، آسمانی، بنفشی (اودا) شامل ہیں۔اور جب انہیں میں سے کوئی دو رنگ مل کر کسی ایک چیز پر پڑ کر منعکس ہوتے ہیں تو ایک نیا رنگ یا نیا شیڈ نظر آنے لگتا ہے۔اگر کوئی چیز اپنے اوپر پرنے والی تمام شعاعوں کو منعکس کردے تو وہ چیز سفید اور اگر جذب کرلے تو وہ ہمیں سیاہ دکھائی دیتی ہے۔رنگوں کی اس رنگارنگی جس کا ادراک سائنس نے سترھویں، اٹھارھویں صدی میں کرنا شروع کیا ہے، قرآن کریم میں چودہ سو برس پہلے اللہ تبارک وتعالی نے ان رنگوں کو نشانیاں قرار دے کر انہیں کھوجنے کی ترغیب دی ہے۔سورہ نحل میں ارشاد باری تعالی ہے:

"اور وہ جو تمہارے لیے زمین میں پیدا کیا رنگ برنگ، بے شک اس میں نشانی ہے یاد کرنے والوں کو"۔(۱۱)

سورہ روم میں ان رنگتوں کے اختلاف کو اللہ کی قدرت کی نشانی قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

"اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف۔
بے شک اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے۔"(۱۲)

اللہ سبحانہ وتعالی کی بنائی ہوئی ہر چیز میں حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ رنگ جنہیں عربی میں لون/الوان کہا جاتا ہے، رب ذوالجلال کی کبریائی اور نشانیوں کا بین اظہار ہیں۔ صاحبانِ بصیرت ان رنگوں سے نہ صرف حظ اٹھاتے ہیں بلکہ ان کے پوشیدہ مفاہیم کو جاننے اور کھنگالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

ہماری دیکھنے والی آنکھ جن رنگوں کو واضح دیکھ سکتی ہے ان میں سبز، گلابی، موتی، سرخ، سونا، چاندی، سوسن، سنبل، نرگسی، احمر، ارغوانی، شادابی،، سرخی، سنہرا (طلائی) صندلی، سفید، سبز، بادامی، حنائی، چمپئی، سیاہ، زعفرانی، کیسری، زرد، آتشی، سنہرے،، اخضر واحمر، پستئی، دھانی، روپہلا، سرمئی،، رنگ گل شفتالو، ابیض واسفر، اودا رنگ، مہندی رنگ، کاہی اور دیگر کئی رنگ شامل ہیں۔ رنگوں کی دنیا جہاں اپنی پوری خوبصورتی کے ساتھ اپنے اندر سربستہ رازوں سے بھری پڑی ہے وہاں آتش نے ان کی رنگ آمیزی سے زبان وادب میں رنگا رنگی پیدا کی ہے اور یہ پوری رنگوں کی برسات آتش کے کلام کا خاصہ ہے۔ آتش کا کلام مونو کلر نہیں بلکہ ٹیکنی کلر ہے۔ جس میں ہر رنگ اپنی رعنائی وزیبائی کے ساتھ آتش کی طلاقت بیانی، روانی اور رنگیں بیانی کو واضح کرتا ہے۔

رنگ جہاں اپنے اندر بہت سے اسرار سموئے ہوئے ہیں وہاں یہ رنگ انسانی شخصیت پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں یعنی ان کا نفسیات کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ THE NEW YORK TIMES میں رنگوں کے انسانی نفسیات پر اثرات پر تفصیلی طور پر ۱۹۸۲ء میں آرٹیکل شائع ہوا جس میں باقاعدہ طور پر ان نکات کو سامنے لایا گیا کہ مختلف رنگوں کے استعمال انسانی خیالات اور جذبات پر گہرا اثر ڈالتے ہیں اور دماغی افعال کو بھی متاثر کرنے یا فعال بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ رچرڈ جے ورٹین کی رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف رنگ، بلڈ پریشر، سانس کی رفتار، نبض اور دیگر دماغی افعال واذہان پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ جرمن اکیڈمی آف کلر سائنس اینڈ فوٹو بائیولوجسٹ میں مختلف رنگوں کا تجربہ مختلف بچوں پر کیا گیا جن سے اس امر کی وضاحت ہوئی کہ یہ رنگ مختلف بیماریوں کے علاج میں کس طرح موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ رنگوں کے ذریعے علاج کا باقاعدہ طریقہ کار ایجاد ہو گیا ہے جسے فوٹو بائیولوجی یا کلر تھراپی کہا جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے بہت سے ادارے معرض وجود میں آچکے ہیں۔(۱۳)

دھاتیں، معدنیات اور جواہرات مختلف رنگوں کے حامل ہونے کے باعث اپنے اندر اسرار رموز سموئے ہوئے ہیں۔ جواہرات اور نگینوں کے استعمال اور ان کے اثرات پر باقاعدہ تحقیقی طور پر بیسویں صدی میں کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں A BOOK OF PRECIOUS STONES BY JULIUS WODISKA اور A HAND BOOK OF PRECIOUS STONES BY MEYER D.ROTHSCHILD اس لیے خاص طور پر قابل ذکر ہیں کیونکہ ان میں مختلف قیمتی نگینوں کی اہمیت، افادیت، استعمال اور اثرات تفصیلی شامل ہیں۔ عربی میں ان رنگوں پر بہت سا کام ہوا ہے۔ عربی میں رنگوں کی علامات کو رمزیۃ الوان کہا جاتا ہے۔ "قرآن مجید میں رنگوں کا تذکرہ" غلام مصطفٰی فاروق کی کاوش ہے جس کے دس ابواب ہیں۔ پہلے باب میں "رنگ" کی وضاحت کی گئی ہے اور دیگر ابواب میں نو رنگوں کا تفصیلی تعارف اور جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

زندگی، روشنی، رنگ مساوی ہیں (۱۴) رنگوں میں زندگی کی حرارت ہے۔ ہم رنگوں کے ذریعے مختلف جذبات واحساسات کا اظہار کرتے ہیں۔ رنگوں کو آلہ اظہار بنانے کا طریقہ کار صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ قدیم تہذیبیں جن میں عراق، چین، مصر شامل ہیں، وہاں رنگوں کا استعمال علاج کے لیے کیا جاتا تھا۔ مشرق ومغرب میں بھی انہیں مختلف طریقہ ہائے کار کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ آتش بھی اپنی شاعری میں رنگوں کے چناو اور تناسب سے قاری کا علاج کرتے نظر آتے ہیں۔ رنگ جو کہ اپنی افادیت کے حوالے سے کچھ گرم ہیں، کچھ سرد ہیں اور کچھ معتدل مزاج کے ہیں، آتش ان کا بخوبی استعمال کر کے کہیں جوش واضطراب پیدا کر کے قاری میں ولولہ انگیزی بیدار کرتے ہیں، کہیں اس کے اعصاب کو پرسکون بناتے ہیں۔ کہیں ان رنگوں کے تحرک سے اسے تحریک دلاتے ہیں۔ گویا شاعری کے ساتھ ساتھ کیفیات وجذبات کی مسیحائی کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔

آتش جو کہ اپنی آتش بیانی کے جوہر دکھانے میں کسب کمال رکھتے ہیں، نے ان رنگوں کو فطرت انسانی کے عین مطابق برتا ہے۔ ذیل میں کلام آتش میں شامل نمایاں رنگوں سے متعلقہ اشعار اور ان کا ستعمال کا اجمالی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے، جو ان کے فن کی مہارت تامہ کو بیان کرنے اور ان رنگوں کے وسعت استعمال اور انسانی نفسیات پر ان رنگوں کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، ان کو منظر عام پر لانے کی ایک کاوش ہے۔

سرخ:

ماہرین کے مطابق سرخ رنگ محبت، انقلاب، فتح، خوشی کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے اقوام عالم کے جھنڈوں میں استعمال ہونے والے رنگوں میں سرخ رنگ کا استعمال زیادہ پایا جاتا ہے۔ اشتراکی ممالک کے جھنڈوں کا رنگ سرخ ہے جو مزدوروں کے انقلاب کی علامت کو ظاہر کرتا ہے۔۔ سرخ رنگ خون کو بھی ظاہر کرتا ہے اس لیے یہ شہادت، قربانی اور آزادی کا رنگ بھی گردانا جاتا ہے۔ سرخ رنگ کو کئی ممالک کی تہذیب میں خوشی و مسرت کا رنگ قرار دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پاک وہند کی تہذیب اور دیگر ممالک میں اسے شادی بیاہ کے موقع پر کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو زبان میں سرخ، ہندی میں لال، عربی میں احمر/قرمزی، فارسی میں ارغوانی اور انگریزی میں red کہلاتا ہے۔ عربی میں احمر کے معنی گرمی کی شدت، غیظ و غضب اور سرخ ہونا کے بھی ہیں۔ قرآن مجید میں سرخ رنگ کا تذکرہ یوں بیان ہوا ہے:

"کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے پھل نکالے رنگ برنگ۔
اور پہاڑوں میں راستے ہیں سفید اور سرخ رنگ رنگ کے اور کچھ کالے (سیاہ کالے)۔" (۱۵)

والشمس، والضحیٰ، والفجر اور مرجان کے معنی بھی سرخ رنگ کے طور پر آتے ہیں۔ وردۃ "سرخ پھول" جسے ہم سرخ گلاب کے نام سے پہچانتے ہیں، اس کی سرخی میں چمک اور شدت ہوتی ہے۔ اس رنگ کی شدت کی مثال اللہ سبحانہ و تعالی نے خود بیان کی ہے۔ سورۃ رحمن میں ارشاد ہوتا ہے:

"پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول کا سا ہو جائے گا
جیسے سرخ نری (بکرے کی رنگی ہوئی کھال)۔" (۱۶)

اس رنگ میں رعنائی و توانائی ہے، خلوص و پاکیزگی ہے اس لیے محبت کے استعارے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سرخ رنگ کے پھول کو محبت، اپنائیت اور پیار کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ اس رنگ سے سلامتی، برتری اور عظمت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ بسا اوقات یہ رنگ خطرے کی علامت کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اس رنگ کے زیادہ تر اثرات مثبت ہیں لیکن کبھی یہ اشتعال انگیزی پیدا کرنے کا محرک بنتا ہے۔ اس رنگ سے غصے یا غضبناکی بھی ظاہر ہوتی ہے اس لیے ان کیفیات کو واضح کرنے کے لیے چہرہ سرخ ہونا، آنکھیں سرخ ہونا، منہ سرخ ہونا وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ سرخ رنگ کامرانی و کامیابی کا استعارہ بھی ہے اس لیے "سرخ رو" اور "سرخ روئی" اس مقصد کے لیے استعمال میں آتے ہیں۔ یہ شرم و حیا کا لباس بھی ہے اور اس میں شوخی کا التباس بھی ہے۔ آتش نے سرخ رنگ کی ساری رنگینیوں کو اپنے کلام میں سمو دیا ہے۔

تیغ قاتل پر اپنا خوں جم کر　　مخمل سرخ کا غلاف ہوا　　(۱۷)

وہ رنگ سرخ ہے کیفِ شراب سے ہوتا　　ظہور لعل کا ہے آفتاب سے ہوتا؟　　(۱۸)

بے بادہ سرخ ہو کہ سفید و سیاہ ہو　　ہر ایک رنگ ہے ستم ابر بہار کا　　(۱۹)

مے نے کیے عذاربتِ شوخ وشنگ سرخ　　کندن کا اور آگ میں ہوتا ہے رنگ سرخ　　(۲۰)

لباسِ سرخ پہن کر ہو یار ہم آغوش چمن کی طرح مرے بھی کنار میں ہو بہار (۲۱)

صبح کی سرخی اور غروب آفتاب کے بعد پھیلنے والی سرخی شفق کہلاتی ہے۔ عربی اور فارسی میں شفق کو شہیدوں کے خون سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔
شرابِ لالہ گوں سے ساقیا جام صبوحی بھر شفق اپنی مجھے دکھلا رہا ہے نور کا تڑکا (۲۲)

سرخ رنگ انسانی جذبات و کیفیات پر بھی بہت اثر ڈالتا ہے۔اس سے تروتازگی اور بشاشت کا بھی اظہار ہوتا ہے اسی لیے محاوراتاً سرخی آنا، سرخ و سفید، سرخ رنگت استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ سرخ رنگ کی کمی یا فقدان سے طبیعت میں بیزاری، ناتوانی کا اظہار ہوتا ہے اور یہ خون کی کمی اور اعضا کے بگاڑ کی نشان دہی کرتا ہے۔(۲۳)

سرخ و سفید رنگ سے ہوتا ہے آشکار وہ جسم ناز نیں ہے عبیر و گلال کا (۲۴)

تیرے آنے کی چمن میں ہوگی ہر گل کو خوشی سرخ تر لالہ سے رنگِ یاسمن ہو جائے گا (۲۵)

مریخ:
علم نجوم میں سرخ رنگ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مریخ کو سرخ سیارہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سیارہ خون و جدل کی علامت سمجھا جاتا ہے اور قدیم روایات کے مطابق مریخ کے دیوتا کی ڈھال سرخ رنگ کی تھی جس کی نسبت سے یہ بھی سرخ کہلانے لگا۔(۲۶) اسے روحانی رنگ کی حیثیت بھی حاصل ہے۔
پوشاک سرخ پہنی جس روز سے کہ تو نے مریخ تیرے آگے اے نوجواں نہ ٹھہرا (۲۷)

مریخ کی طرح سے ہے خوں ریز عاشقاں پہنے لباس سرخ تو ہے حسبِ حال دوست (۲۸)

سرخ رنگ کے خوبصورت ترین جواہرات میں عقیق، یاقوت، لعل، مرجان شامل ہیں جو اپنی چمک دمک اور اثرات کے باعث دنیا بھر میں مقبول ہیں۔آتش نے جہاں دوسرے لوازمات کے تناسب کا خیال رکھا ہے وہیں ان نگینوں کے اختیارات و اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے کلام میں جابجا تشبیہات و استعارات کی صورت میں جڑ دیا ہے جس کے بارے میں خود آتش کہتے ہیں:

بندشِ الفاظ جڑنے سے نگوں کے کم نہیں شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا (۲۹)

آتش نے شاعری کو مرصع سازی صرف کہا ہی نہیں بلکہ اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس میں اپنے آتشیں رنگوں کی بدولت یوں نگینے جڑے ہیں کہ وہ اپنی کج کلاہی کے باوجود اردو کلاسیک غزل کا قابل قدر سرمایہ بن گئی ہے۔بقول آل احمد سرور آتش کے ہاں حسن کا ایک ایسا شوخ اور رنگین احساس ملتا ہے

جو ان کے اشعار کو ہماری عشقیہ شاعری کا ایک قابل فخر سرمایہ بنا دیتا ہے۔(۳۰) ان نگینوں کے رنگوں میں محویت ہے، طلسم ہے اور آتش نے ان کی تشبیہات واستعارات کا بر محل استعمال ان میں جادوئی قوت پیدا کر دی ہے۔ عقیق آب دار نگینوں میں شامل ہے۔اس کا رنگ کلیجی مائل سرخ ہے۔گہرے سرخ رنگ کا یاقوت نہایت ہی مقبول نگینہ ہے جو درخشندگی، طاقت، عزت و رفعت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ لعل کا رنگ ارغوانی پھولوں کی مانند سرخ ہوتا ہے۔یہ صبر اور غم سے نجات کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔یمن اور بدخشاں میں کثرت سے پائے جانے کی وجہ سے لعل یمن اور لعل بدخشاں بہت مشہور ہیں۔

رنگِ لعل:

جزائے خیر دے خالق انھیں پان اور مسی نے ۔۔۔ دکھائے رنگ لعلِ بے بہائے یار پر کیا کیا (۳۱)

یاقوت رنگ:

معجون آب و گل ہی سے رہتے ہیں مست ہم ۔۔۔ کس کو دماغ ہے مئے یاقوت رنگ کا (۳۲)

عقیق:

اک بوٹے سے قد کا ہے زبس نقش جو بیٹھا ۔۔۔ دل رنگ دکھاتا ہے عقیق شجری کا (۳۳)

ارغوانی:

ارغوانی اشک ہیں، تو زعفرانی رنگ ہے ۔۔۔ اپنے خاطر ہے مہیا آج کل سامان عشق (۳۴)

تندخو پہنچا سکیں عالی دماغوں کو نہ رنج ۔۔۔ ارغواں زارِ شفق صرصر سے کیوں کر خشک ہو (۳۵)

سرخ رنگ جو کہ بنیادی رنگ ہے، آتش کی شاعری میں بھی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔کلیات آتش میں ایک مکمل غزل "رنگ سرخ" کی ردیف میں ہے اور ایک مکمل غزل "سرخ رنگ" کی ردیف میں موجود ہے۔(۳۶)

سبز:

سبز رنگ میں تروتازگی اور توانائی ہے۔اسے دیکھنے پر صرف آنکھیں ہی نہیں بلکہ دماغ بھی راحت محسوس کرتا ہے۔رنگوں میں اسے عالمگیری حیثیت حاصل ہے کیوں کہ مظاہر فطرت میں یہ سب سے زیادہ نظر آنے والا رنگ ہے۔ سرسبز درخت، لہلہاتے کھیت، بل کھاتی ڈالیاں، ہری گھاس، سبز پتے، ان تمام چیزوں میں اس رنگ کی موجودگی اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے کہ ہماری بصارت کے لیے یہ رنگ باعث تسکین ہے۔اس رنگ میں بہار کی، شادابی کی، زرخیزی کی نوید ہے، امن وآشتی وسلامتی کا پیغام ہے۔ہمارے ملک کے جھنڈے میں اس رنگ کی کثرت مسلمانوں کے استحکام اور سالمیت کی علامت ہے۔مزاروں پر بنائے جانے والے گنبد سبز رنگ کے نظر آتے ہیں جو آنے والے زائرین کو اپنی پناہ میں لے کر ان کو سکونِ قلب کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔اس رنگ سے طبیعت میں بشاشت اور خوش گواری کا احساس ہوتا ہے۔زیب تن کرنے کے لیے یہ رنگ نہایت دیدہ زیب ہے۔اس رنگ کی افادیت اس بات سے اور دوچند ہو جاتی ہے جب قرآن فرماتا ہے کہ اہل جنت کا لباس سبز ہوگا (۳۷) اسی مناسبت سے فقرا اور درویش اس رنگ کو اپناتے ہیں۔ سرسبز ہونا کامیاب اور خوشحال ہونے کی علامت کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔اس رنگ کے کی تمام جزئیات کو آتش نے اپنے مخصوص انداز سے پیش کیا ہے:

بہار آئی ہے سائل ساغر مے کا ہو ساقی سے ۔۔۔ چمن سرسبز ہیں آتش کرم ہے ابر باراں کا (۳۸)

سرسبز گلستاں ہوں چلے بادِ بہاری ۔۔۔ کھولے اسے ساقی جو ہے مدت سے دکاں بند (۳۹)

نہ دیکھا سخت طینت کو کبھی سر سبز دنیا میں — شگوفہ پھولنا ممکن نہیں دیوارِ آہن پر (۴۰)

سبزہ:

اک گل کی جدائی ہے شب و روز رلاتی — مژگاں نہیں گردِ آنکھوں کے، سبزہ ہے پری کا (۴۱)

یار ہے، باغ ہے، سبزہ ہے، مئے گل گوں ہے — مجھ کو رہتا نظر آتا نہیں زنہار لحاظ (۴۲)

بحرِ ہستی سا کوئی دریائے بے پایاں نہیں — آسمانِ نیل گوں سا سبزہ ساحل کہاں (۴۳)

روندتا ہوں سبزہ رہ کی طرح وہ بوٹیاں — ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو کیمیا گر سیکڑوں (۴۴)

خطِ سبزہ/سبزہ ءخط:

خطِ سبز یا سبزہ ءخط کی اصطلاح مرد کے گالوں پر رواں اگنے سے جھلکنے والی سبزی مائل سیاہی کو کہتے ہیں۔آتش نے ان رنگوں کے استعمال سے جسمانی خدوخال کی خوبصورتی کو اور بھی خوش رنگ بنادیا ہے۔

کس گل کے خطِ سبز کے کشتہ ہیں اہلِ شرع — جائز رکھا ہے سجدہ انھوں نے گیاہ پر (۴۵)

یار جو ناز کرے سبزہ خط پر کم ہے — کچھ کی کچھ ہو گئی اس آئنہ رخسار کی شکل (۴۶)

سبزہ رخسار:

چشمہ حیواں دہن ہے، توذقن چاہِ عمیق — کس طرح سے سبزہ رخسارِ دلبر خشک ہو (۴۷)

سبز سے بننے والے مختلف رنگوں میں زمرد، اطلس، کاہی، دھانی رنگ، زنگاری رنگ اور دیگر شامل ہیں۔ سبز رنگ کے نگینوں میں خوبصورت ترین نگینہ زمرد ہے۔ سبز رنگ کو فارسی میں زمرد بھی کہا جاتا ہے۔ جہاں رنگوں کے انسانی نفسیات پر گہرے اثرات ہوتے ہیں وہاں یہ نگینے ستاروں اور سیاروں کی چالوں پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ زمرد توازن قائم کرنے میں مددگار ہوتا ہے اور سکون اور ٹھنڈک کی علامت گردانا جاتا ہے۔آتش کے رنگوں اور ان کا وسعتِ استعمال دیکھتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ رنگوں کے دائرے ان کے سامنے گردش کر رہے ہوں جن سے وہ اپنی پسند کا رنگ منتخب کر کے لفظوں کے نگینوں کے ذریعے تصویر کو پرکشش بنادیتے ہیں۔ سبز سے بننے والے تمام رنگوں کا تلازمہ آتش کی شاعری میں موجود ہے۔

رشک کے مارے زمرد خاک میں مل جائے گا — سبزے پر اس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائے گا (۴۸)

زنگ/زنگار:

سیاہی مائل سبز رنگ زنگاری رنگ کے زمرے میں آتا ہے۔ تانبے کو لگنے والے زنگ کی رنگت سبز ہوتی ہے۔

اہلِ صفا کی قدر نہیں کرتے تیرہ روز — روشن ہے حال آئینے سے زنگ بار کا (۵۰)

مٹانے یادگاروں کو تری خنجر کی آیا تھا — مرے زخموں نے تھوکا مرہم زنگار پر کیا کیا (۵۱)

اطلس:

عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجیے — اطلس ہفت آسماں صرفِ قبا ہو جائے گا (۵۲)

کلیاتِ آتش میں سبز رنگ کی ردیف میں دو غزلیں موجود ہیں جو آتش کی اس رنگ سے وابستگی کو ظاہر کرتی ہیں۔(۵۳)

زرد:

زرد رنگ صرف رنگ ہی نہیں بلکہ علامت اور کیفیت بھی ہے۔ زرد رنگت خوف، دہشت کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ رنگت زرد ہونا یا چہرہ زرد پڑ نا صحت کی خرابی، اضمحلال، بے کیفی، نقاہت، دکھ درد کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ گہرا زرد رنگ حدت اور شدت کا احساس دلاتا ہے۔ جب کہ ہلکا زرد رنگ طبیعت میں شگفتگی کا باعث ہے۔ زرد رنگ کے پھول اس کے مختلف شیڈز ہیں جن میں پیلا، بسنتی، کیسری، چمپئی، کندنی، زعفرانی وغیرہ شامل ہیں۔ زرد رنگ سونے کا رنگ بھی ہوتا ہے جس کی مناسبت سے اسے سنہری رنگ بھی کہا جاتا ہے۔ کہانیوں اور داستانوں میں ایسے جانوروں کا ذکر بھی ملتا ہے جن کی سنگوٹیاں سونے سے پیلی اور بدن زیورات سے آراستہ ہوتے تھے۔(۵۴) زاں کا موسم زرد رنگ کی مناسبت سے زرد موسم بھی کہلاتا ہے۔ ہندوؤں اور بدھ مت کے مذاہب کے لوگوں کے ہاں اسے مذہبی رنگ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ رنگ اپنے رنگ کی شدت یا ہلکا ہونے کی بنا پر انسانی نفسیات پر مختلف طرح سے اثر انداز ہوتا ہے۔ محاورات میں بھی زرد رنگ کا استعمال کثرت سے ملتا ہے۔ آتش کی شاعری میں ہر رنگ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگاتا نظر آتا ہے۔

آسماں ظلم کیے زیرِ زمیں بھی تو نے　　جامہ زیبوں کو رخِ زرد، کفن دکھلایا　　(۵۵)

رنگ زرد ہونا:

ہنساتے یار کو ہم حالِ زار دکھلا کر　　یہ رنگ زرد تماشائے زعفراں ہوتا　　(۵۶)

ہونے لگی ہویدا نیرنگ سازی عشق　　گاہے سفید، گاہے رنگ اپنا زرد پایا　　(۵۷)

زرد چہرہ:

زرد ہوتا تھا مرے سامنے روئے رستم　　اب ڈراتی ہے مجھے مردہ بیمار کی شکل　　(۵۸)

زعفرانی:

زعفران مختلف رنگوں میں موجود ہوتا ہے اور مختلف مواقعوں پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے متنوع استعمال کی بنا پر آتش نے اپنے کلام میں معنی آفرینی پیدا کی ہے۔

خزاں میں زرد بھی ہونا چمن کا حسن رکھتا ہے　　بہار زعفران ہو جاتی ہے داخل گلستاں میں　　(۵۹)

مجھے زعفران سے زرد تر غمِ ہجر یار نے کر دیا　　نہیں ایسا کوئی زمانے میں، مرے حال پر جو ہنسا نہیں　　(۶۰)

سفید:

سفید رنگ عظمت و پاکیزگی کی علامت ہے۔ عربی میں اسے ابیض کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ابیض کو مختلف باب افعال میں استعمال ہوا ہے جو اس کے وسعت معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اسے صفت کے طور پر برتا گیا ہے، فعل کے لیے بھی اور کیفیت کے لیے بھی۔ اسے نور کا استعارہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ سفید رنگ یا سفید روشنی، مختلف سات رنگوں کا مجموعہ ہے۔ سفید روشنی کو الوانِ منشوری (پرزم) سے گزارا جائے تو مختلف رنگوں کی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ اس رنگ کی ماہیت اور حقیقت پر جو تلاش و جستجو ہمیں سائنس کے ذریعے دکھائی دیتی ہے، اسے قرآن کریم نے چودہ سو برس پہلے واضح کر دیا تھا۔

"اللہ نے سورج کو سپید روشنی اور چاند کو مستعار نور قرار دیا ہے۔"(۶۱)

سپید فارسی میں سفید رنگ کو کہتے ہیں۔ صبح کی پھیلتی روشنی کو صبح کی سفیدی بھی کہا جاتا ہے۔ سفید رنگ کا اجلا پن سیاہی کو دور کرتا ہے اس لیے اسے حق سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسے بے داغ اور بے عیب تصور کیا جاتا ہے کیوں کہ صاف دکھائی دینے والا رنگ ہے۔ اردو ادب میں لاتعداد محاورے سفید سے وجود میں آئے ہیں۔ سفیدی پھیرنا، آنکھیں سفید ہونا، خون سفید ہو جانا وغیرہ اس کی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس رنگ کو پہننا، دیکھنا باعث تسکین ہوتا ہے اور اس کے نہایت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس سے سادگی، پاکیزگی اور تقدس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلام آتش میں سفید رنگ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔

ہوتا ہے شعبدوں سے ترے آسماں سفید	اڑتا ہے رنگ چہرہ نیرنگ ساز کا	(۶۲)
تمہارے روبرو ہو کر ہوئے ہیں	سفید و زرد اکثر چاند سورج	(۶۳)
تیرے دانتوں کی چمک یار نہیں ہیرے میں	جو صفا ان کی سفیدی میں ہے، گوہر میں نہیں	(۶۴)

کلیات آتش میں تین غزلیں سفید رنگ کی ردیف میں ہیں جو اس کے وسعت استعمال پر دال ہیں۔ (۶۵)

کالا/سیاہ:

سیاہی یا کالے کا تصور خوف طاری کرنے کا باعث بنتا ہے لیکن یہ رنگ بھی اپنے کثرت استعمال سے بہت اہمیت و افادیت کا حامل ہے۔ جس طرح سفید کو بھی بسا اوقات الگ رنگ تصور نہیں کیا جاتا اسے بھی الگ رنگ نہیں مانا جاتا کیوں کہ اس میں تمام رنگ مل کر یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہ ہر چیز کو ڈھانپ لیتا ہے جس طرح رات کی سیاہی ہر شے کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اسے سفید کے متضاد کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسود و ابیض یا سیاہ و سفید کی اصطلاح عام طور پر اس کے لیے مستعمل ہے۔ جہاں کالی رنگت کو عام طور پر پسندیدگی کی نگاہ حاصل نہیں ہوتی وہاں کالا رنگ جسمانی اعضا کی خوب صورتی کو دوچند کر دیتا ہے۔ کالے ابرو، خالِ سیہ (کالا تل)، کاکل، کالی زلفوں کا استعمال شاعری میں بہت ملتا ہے۔ آتش جو جسمانی خد و خال اور اعضا کی تشریح و توضیح کرنے کے لیے مختلف علامتوں اور رنگوں کا سہارا لیتے ہیں، ان کے ہاں اس رنگ اور اس کے متعلقات کا تنوع پایا جاتا ہے۔ کالا رنگ رنج والم کو بھی ظاہر کرتا ہے اس لیے ماتم اور سوگ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں یہ عمومیت لیے ہوئے ہیں وہاں خاصیت بھی رکھے ہوئے ہیں۔ گلاب میں کالا گلاب نہایت قیمتی اور نادر و نایاب سمجھا جاتا ہے۔ کالا رنگ بھی اپنے وسعت استعمال کی بنا پر پسندیدہ بھی تصور کیا جاتا ہے۔ حجر اسود، غلاف کعبہ، کالی کملی کی نسبت سے اسے مذہبی حوالے سے بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔

شکوہ کس منہ سے زمانے کی دورنگی کا کروں	رشکِ شب زلفِ سیہ، چاند سامنہ غیرت صبح	(۶۶)
خوش نما ہے چہرہ محبوب پر زلف سیاہ	عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر	(۶۷)
روز فرقت کچھ شبِ دیجور سے بھی ہے سیاہ	دن کو ہووے گا ہمارے گھر میں اب روشن چراغ	(۶۸)

آتش کی شاعری میں مختلف رنگ اپنی خوبصورتی اور استعمال کے باعث جگہ جگہ رنگ بکھیرتے نظر آتے ہیں، جن میں بنفشہ، طلائی، شامل ہیں۔ ان رنگوں نے جہاں مناظر کائنات کے حسن کو دوبالا کیا ہے وہیں ان حسین رنگوں اور ان کے امتزاج سے بننے والے رنگوں نے دامن ادب کو جس وسعت سے مالامال کر دیا ہے، اس کا لطف بیان دو آتشہ ہے۔ رنگوں کی پرکاری ہر شاعر کے ہاں نظر آتی ہے۔ غالب بھی اس آرزو کا اظہار کرتے ہیں کہ دل کا کیا رنگ کروں۔ اقبال ان رنگوں کی رنگارنگی کی بنیاد وجود زن کو قرار دیتے ہیں کہ اسی کے وجود سے اس کائنات میں رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ اور رنگ کے نمود کو بھی معجزہ فن سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ گلہائے رنگ چمن ادب میں خوبصورتی اور کشش پیدا کرتے ہیں۔ ان رنگوں سے کئی محاورات وجود میں آئے۔ آتش

کے یہاں ان محاورات کا استعمال بھی کثرت سے ملتا ہے۔آتش نے رنگوں کی جو تراکیب استعمال کی ہیں وہ بھی قابل نظیر ہیں۔آتش کی استعمال کی گئی تراکیب، محاورات اور رنگوں کے مرکبات کی چند مثالیں ذیل میں درج ہیں:

فکرِ رنگیں:

فکرِ رنگیں نے تیری اے آتش — کیسے کیسے کیے ہیں پیدا رنگ (۶۹)

میرے اشعار گل اندام پڑھیں اے آتش — فکرِ رنگیں میں مرے رنگِ اثر پیدا ہو (۷۰)

مطلعِ رنگیں:

قرآں کے عوض چل کے پڑھو مطلعِ رنگیں — آتش سے سخن گو کے ہیں اے اہل سخن پھول (۷۱)

رنگ مثلِ کافور:

اللہ رے فروغ اس رخسارِ آتشیں کا — شمعوں کے رنگ مثلِ کافور اڑا دیے ہیں (۷۲)

رخِ رنگین:

بینی و چشم ولب رخِ رنگینِ یار پر — گلہائے چیدہ ہیں چمنِ انتخاب میں (۷۳)

روئے رنگیں:

لپٹ کر یار سے چوما نہایت روے رنگیں کو — چمن میں توڑتے دیکھا جو میں نے پھول گل چیں کو (۷۴)

رخسارِ رنگیں:

کھلا زلفوں کے لہرانے سے اس رخسارِ رنگیں پر — زرِ گل کی نگہبانی کو دو کالے ہیں گلشن میں (۷۵)

مضمونِ رنگیں:

گلِ رخسار اپنا تم نے جس شاعر کو دکھلا دیا — موا وہ ڈھونڈتے ہی ڈھونڈتے مضمونِ رنگیں کو (۷۶)

رنگِ شب

رنگِ شب اڑتا ہے جو تو رخسارِ آتش رنگ سے اپنے — پر پروانہ سے آرے چلیں شمعوں کی گردن پر (۷۷)

رنگِ چمن:

رنگیں خیال میری طرح ہو جو باغبان — ہر ایک فصل میں رہے رنگ چمن درست (۷۸)

آتش کے کلام میں رنگوں کی تراکیب کے علاوہ رنگوں کے جن مرکبات کا زیادہ استعمال نظر آتا ہے ان میں سفید و سیاہ، سرخ و زرد، سرخ اور سبز وغیرہ شامل ہیں۔آتش اس امر سے بخوبی واقف نظر آتے ہیں کہ رنگوں کی بنیادی اور ثانوی حیثیت کیا ہے۔اس لیے اپنے کلام میں بنیادی رنگوں کو بنیاد کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان رنگوں سے ثانوی رنگ بنا کر دیدہ زیب تصویریں بناتے ہیں۔نیوٹن کے نظریہ الوان نے جہاں سائنس میں انقلاب پیدا کیا اور نت نئی راہیں دکھائیں وہاں آتش نعمت الوان سے لطف اندوز ہونا اور قاری کے لیے اسے بہترین انداز سے پیش کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔وہ اس رمز سے آشنا ہیں کہ رنگ انسانی نفسیات پر گہرا اثر ڈالتے ہیں اس لیے وہ رنگوں کا متناسب استعمال کر کے ان کے ذریعے وہ تاثر فراہم کرتے ہیں جو قاری کے ذوق تسکین کا باعث بنے۔گویا شاعری کے ساتھ ساتھ مسیحائی کا اعجاز بھی لیے ہوئے ہیں۔ایک بات جو کلام آتش میں دلچسپ امر ہے کہ آتش یا آگ کے شعلہ

میں جو رنگ دکھائی دیتے ہیں، آتش کی پوری شاعری میں وہ آتشیں رنگ اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ چھائے ہوئے ہیں۔ ان رنگوں کی سائنسی، تاریخی ، مذہبی حوالے سے تفصیل اور آتشیں رنگوں کا تعلق بیان کرنا بسیط مقالے کا متقاضی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ادب کی پرتوں کو سائنس اور اپنے تہذیبی رنگوں کی روشنی میں کھولیں تو اس کی گہرائی و گیرائی ادب کے قارئین اور نژادِ نو کے لیے بہت مفید ثابت ہو گی اور دلچسپی کا باعث بنے گی۔

حوالہ جات

۱۔ شان الحق حقی۔ فرہنگ تلفظ۔ اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰۔ ص ۵۷۷

۲۔ محمد عبداللہ خاں خویشگی۔ (مولف) فرہنگ عامرہ، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس، س۔ن۔ ص ۲۵۰

۳۔ فیروز اللغات۔ لاہور: فیروز سنز، ۲۰۱۰۔ ص ۲۰۷

۴۔ احمد دہلوی، سید (مرتب)۔ فرہنگ آصفیہ، لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع ششم، ۲۰۱۰۔ ص ۳۷۱

۵۔ مہذب لکھنوی (مرتب) مہذب اللغات، لکھنو: محافظ اردو بکڈپو، س۔ن۔ ص ۷۹

۶۔ سید ضمیر اختر نقوی۔ میر انیس کی شاعری میں رنگوں کا استعمال۔ کراچی، خراسان بک ڈپو، ۱۹۹۰ء۔ ص ۱۰۰

۷۔ بحوالہ انیس کی شاعری میں رنگوں کا استعمال، سید ضمیر اختر نقوی، ص ۳۳

۸۔ ایضاً۔ ص ۸۵

۹۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش، (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۰۸ ۔ ص ۲۴۷، ۲۴۶

۱۰۔ کائنات کا رنگ، https://planetariodevitoria.org/ur/foguetes/qual-e-a-verdaderia-cor-do-universe

۱۱۔ القرآن۔ سورہ نحل، آیت: ۱۳

۱۲۔ القرآن۔ سورۃ روم، آیت: ۲۲

۱۳۔ LINDSEY GRUSON,COLOR HAS A POWERFUL EFFECT ON BEHAVIOUR ,RESEARCHER ASSERT,THE NEW YORK TIMES,OCT 19,1982

۱۴۔ SPIRITUAL GUIDE TO THE MEANING OF COLOURS ,SHERI THERESE BARTLE ,PUBLISHED IN MAY 2014

۱۵۔ القرآن۔ سورۃ فاطر، آیت: ۲۷

۱۶۔ القرآن۔ سورۃ رحمن، آیت: ۳۷

۱۷۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش، (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی۔ ص ۱۱۳

۱۸۔ ایضاً۔ ص ۱۴۶

۱۹۔ ایضاً۔ ص ۱۷۱

۲۰۔ ایضاً۔ ص ۲۰۰

۲۱۔ ایضاً۔ ص ۲۲۴

۲۲۔ ایضاً۔ ص ۱۰۱

۲۳۔ رنگوں کے ذریعے علاج، (مشمولہ) روحانی دنیا، مئی، ۱۹۸۰۔ ص ۱۶

۲۴۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش، (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی۔ ص ۱۰۶

۲۵۔ ایضاً۔ ص ۱۲۷

۲۶۔ عابد حسین قریشی۔ رنگوں کا نفسیاتی مفہوم اور ان کے ذہن انسانی پر اثرات، (مشمولہ) ماہنامہ سوئے حرم۔ لاہور: شمارہ: جون ۲۰۰۵ء

۲۷۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص ۸۷

۲۸۔ ایضاً۔ ص ۱۵۶

۲۹۔ ایضاً۔ ص: ۱۸۶

۳۰۔ خلیل الرحمن اعظمی۔ (مقدمہ) کلام آتش۔ لکھنو: سرفراز پریس، ۱۹۵۹ء۔ ص ۵

۳۱۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص ۱۲۴

۳۲۔ ایضاً۔ ص ۱۳۳

۳۳۔ ایضاً۔ ص ۱۶۱

۳۴۔ ایضاً۔ ص ۲۴۳

۳۵۔ ایضاً۔ ص ۳۰۷

۳۶۔ کلیات آتش مکمل غزل ردیف، رنگ سرخ، ص: ۲۰۰، مکمل غزل، ردیف سرخ رنگ۔ ص ۲۰۲

۳۷۔ القرآن۔ سورۃ کہف، آیت: ۳۱، "اہل جنت باریک اور دبیز ریشمی سبز کپڑے زیب تن کریں گے"۔

۳۸۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص ۱۱۹

۳۹۔ ایضاً۔ ص ۲۰۶

۴۰۔ ایضاً۔ ص ۲۱۹

۴۱۔ ایضاً۔ ص ۱ ۱۶

۴۲۔ ایضاً۔ ص ۲۳۴

۴۳۔ ایضاً۔ ص ۲۶۰

۴۴۔ ایضاً۔ ص ۲۸۲

۴۵۔ ایضاً۔ ص ۲۰۲

۴۶۔ ایضاً۔ ص ۲۰۵

۴۷۔ ایضاً۔ ص ۳۰۷

۴۸۔ ایضاً۔ ص ۱۰۹

۴۹۔ ایضاً۔ ص ۱۲۲

۵۰۔ ایضاً۔ ص ۱۲۴

۵۱۔ ایضاً۔ ص۹۹
۵۲۔ کلیات آتش، غزل مکمل ردیف سبز، ص: ۲۲۷، مکمل غزل، ردیف، سبز ہو، ص۲۲۸
۵۳۔ کلیات آتش، غزل مکمل ردیف سبز، ص: ۲۲۷، مکمل غزل، ردیف، سبز ہو، ص۲۲۸
۵۴۔ تنویر احمد علوی، ڈاکٹر۔ کلاسیکی اردو شاعری کے روایتی ادارے، کردار اور علامتیں۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۰۹ء۔ ص۲۴۵
۵۵۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص: ۸۸
۵۶۔ ایضاً۔ ص۷۴ ۱
۵۷۔ ایضاً۔ ص۱۵۴
۵۸۔ ایضاً۔ ص۲۵۰
۵۹۔ ایضاً۔ ص۲۶۲
۶۰۔ ایضاً۔ ص۲۷۲
۶۱۔ القرآن۔ سورۃ یونس، آیت: ۵
۶۲۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص۱۴۹
۶۳۔ ایضاً۔ ص۱۹۵
۶۴۔ ایضاً۔ ص۲۷۱
۶۵۔ کلیات آتش، مکمل غزل، ردیف رنگِ سفید، ص: ۲۰۴، مکمل غزل، ردیف سفید، ص: ۲۰۷، ص: ۲۱۰، ۲۰۹
۶۶۔ حیدر علی آتش، کلیات آتش (مرتبہ) سید مرتضی حسین فاضل لکھنوی ۔ ص۳۷ ۱
۶۷۔ ایضاً۔ ص۲۱۷
۶۸۔ ایضاً۔ ص۲۳۸
۶۹۔ ایضاً۔ ص۲۴۷
۷۰۔ ایضاً۔ ص۳۱۹
۷۱۔ ایضاً۔ ص۲۵۱
۷۲۔ ایضاً۔ ص۲۶۸
۷۳۔ ایضاً۔ ص۲۷۸
۷۴۔ ایضاً۔ ص۳۱۳
۷۵۔ ایضاً۔ ص ۹۸ ۲
۷۶۔ ایضاً۔ ص۳۱۳
۷۷۔ ایضاً۔ ص۲۱۸
۷۸۔ ایضاً۔ ص ۸۳ ۱